غیب کا علم کسے کہتے ہیں۔

اس کتاب کے تین حصے ہیں

پارٹ نمبر 1

غیب کا علم کسے کہتے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 2

غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم ہوتا ہے۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 3

ہر امت رسول کے لائے ہوئے غیب کے علم یعنی پیغام کے زریعے مسلم بنتی ہے اور ایمان لاتی ہے۔جس میں رسول کو اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 1

غیب کا علم کسے کہتے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات

غیب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے علم کو کہتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا علم غیب کا علم ہے۔ یہ اس لیے قابل قبول ہے کہ وہ اوپر سے نازل ہوا ہے۔اور پھر اس غیب کے علم کی رسول ﷺ نے بھی اطاعت کی۔اور قیامت تک آنے والے رسول ﷺ کے اطاعت گزار اسی علم کی اطاعت کریں گے۔اور یہی طریقہ پہلی امتوں میں بھی تھا۔یعنی حضرت عیسیٰؑ کی قوم کے پاس غیب کا علم یعنی انجیل تھی۔اسی طرح حضرت موسیٰؑ کی قوم کے پاس غیب کا علم یعنی تورات تھی۔اسی طرح حضرت داوٴدؑ کی قوم کے پاس غیب کا علم یعنی زبور تھی ۔

سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔پس وہ اپنے غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔تاکہ وہ معلوم کریں کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہے۔اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔تو اس کے آگے اور پیچھے فرشتے لگا دیتے ہیں۔تاکہ فرشتے معلوم کریں کہ رسول نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔جو وحی کا علم ہوتا ہے۔اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔رسول ﷺ نے ہم تک یہ والا غیب کا علم یعنی وحی کا پیغام پہنچا دیا ہے۔مگر ہم نے اس وحی کو چھوڑ کر اپنی پسند کے فرقے پکڑ لیے۔اور رسول ﷺ کے بجائے نام نہاد مفسر کی اطاعت کرنے لگے۔

اور وحی کی الف ب بھی نہیں جانتے۔اور فرقے بنا لیے۔اور نام نہاد مفسر کی باتوں کو وحی کی جگہ دے دی۔اگر رسول ﷺ کی روزمرہ کی زندگی ہی اصل دین تھا۔تو اللہ تعالیٰ کو رسول ﷺ کے ساتھ فرشتے لگانے کی کیا ضرورت تھی۔انسان کی ہدایت کی تکمیل کے لیے ہمیشہ رسول اللہ تعالیٰ کی وحی کا پیغام لائے۔پھر جنہوں نے اس کو قبول کیا وہ ایمان والے کہلائے۔مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار کہلائے۔اور جنہوں نے اس کو قبول نہ کیا ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ گیا۔

آپ نے دیکھا کہ وحی کا علم غیب کا علم ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔اپنے پیغام کے لیے منتخب کرتا ہے۔پھر پیغام پہنچانے والے کے ساتھ فرشتوں کو کر دیتا ہے تاکہ وہ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا دین پہنچا دیا ہے۔یہ دین غیب کا علم ہوتا ہے۔یہ سچا دین ہوتا ہے۔جیسے قرآن پاک تورات انجیل زبور وغیرہ۔

اور ہمارے پیارے اور محترم رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم یعنی قرآن پاک ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائے گی۔جو غیب کا علم ہے۔ یہ اس لیے قابل قبول ہے کہ وہ اوپر سے نازل ہوا ہے۔اور پھر اس غیب کے علم کی رسول ﷺ نے بھی اطاعت کی۔اور قیامت تک آنے والے رسول ﷺ کے اطاعت گزار اسی علم کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات !

گمراہ کا مطلب ہے۔اپنے سیدھے راستے سے بے خبر ہو جانا۔

سورہ سباہ آیات 47 تا 54 پارہ 22

آپ ﷺ کہہ دو ۔کہ میں نے جو اجر تم سے مانگا ہے وہ تم ہی رکھو۔میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے زمہ ہے۔اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میرا رب سچ اوپر سے ڈالتا ہے۔جو سب غیب کا جاننے والا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ سچ آ گیا۔اور جھوٹ نہ پہلے پیدا کر سکتا تھا۔اور نہ دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اس کا نقصان مجھ پر ہوگا۔ااور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔اور وہ سننے والا قریب ہے۔اور آپ دیکھیں گے۔جب وہ گھبرائیں گے اور قریب سے ہی پکڑ لیے جائیں گے۔اور وہ کہیں گے۔کہ ہم اس پر ایمان لائے۔اور وہ اس سے پہلے اس کا کفر کر چکے تھے۔اور دور جگہ سے بغیر دیکھے پھینکتے تھے۔اور ان کی خواہشات اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا۔وہ بھی ان کی طرح شک کی الجھن میں مبتلا تھے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔جو قرآن پاک کے بارے میں ہے ۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے جو اجر تم سے مانگا ہے وہ تم ہی رکھو۔میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے زمہ ہے۔اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔بیشک میرا رب سچ اوپر سے ڈالتا ہے۔جو سب غیب کا جاننے والا ہے۔سچ آ گیا۔اور جھوٹ نہ پہلے پیدا کر سکتا تھا۔اور نہ دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں۔یعنی اپنے سیدھے راستے سے بے خبر ہو گیا ہوں۔تو اس کا نقصان مجھ پر ہوگا۔ااور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔اور وہ سننے والا قریب ہے۔اور آپ دیکھیں گے۔جب وہ گھبرائیں گے اور قریب سے ہی پکڑ لیے جائیں گے۔اور وہ کہیں گے۔کہ ہم اس پر یعنی قرآن پاک پر ایمان لائے۔اور وہ اس سے پہلے اس کا کفر کر چکے تھے۔اور دور جگہ سے بغیر دیکھے پھینکتے تھے۔اور ان کی خواہشات اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا۔وہ بھی ان کی طرح شک کی الجھن میں مبتلا تھے۔

سورہ اعراف آیت پارہ 9

وہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ گویا آپ اس کی تلاش میں رہتے ہیں۔کہہ دو کہ بیشک اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے۔مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔کہہ دو کہ میں اپنی جان کے لیے بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔مگر اسقدر کہ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔اگر میں غیب جانتا تو اپنے لیے بہت سا فائدہ حاصل کر لیتا۔میں تو صرف لوگوں کو خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہوں جو ایمان رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا۔تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ اگر میں غیب جانتا تو اپنے لیے بہت سا فائدہ حاصل کر لیتا۔میں تو صرف لوگوں کو خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہوں۔جو ایمان رکھتے ہیں۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

سورہ ہود آیت 121 تا 123 پارہ 12

اور کہہ دو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے۔کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ۔بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔اور اسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے اُن لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جو قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ۔بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔اور اسکی طرف سب کے

سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔بس اسی کی غلامی کرواوراسی پر بھروسہ کرو۔اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

سورہ مائدہ آیت 109 پارہ7

اللہ تعالیٰ جس دن رسولوں کو جمع کرے گا۔پھر کہے گا۔تمھیں کیا جواب دیا گیا تھا۔وہ کہیں گے۔ہمیں علم نہیں۔بے شک تو ہی غیب کا علم خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس دن رسولوں کو جمع کرے گا۔ رسول کا مطلب ہے پیغام پہنچانے والے۔پھر اللہ تعالیٰ کہے گا۔تمھیں کیا جواب دیا گیا تھا۔یعنی میرے پیغام کے بارے میں کیا جواب دیا گیا تھا۔وہ کہیں گے۔ہمیں علم نہیں۔بے شک تو ہی غیب کا علم خوب جانتا ہے۔

سورہ المائدہ آیات 116 تا117 پارہ 7

اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا۔اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو۔وہ کہیں گے۔اے اللہ تو پاک ہے۔میرے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی ناحق بات کروں۔اگر میں نے ایسا کہا ہوتا۔تو تجھے ضرور علم ہوتا۔تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے۔اور میں نہیں جانتا۔جو تیرے دل میں ہے۔بیشک تو بڑا غیب جاننے والا ہے۔میں نے انہیں صرف یہ کہا۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔جو میرا اور تمھارا رب ہے۔اور اس وقت ان پر گواہ رہا جب ان کے درمیان موجود رہا۔پھر جب آپ نے مجھے اُٹھالیا۔تو پھر تو ہی ان پر گواہ تھا۔اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے غیب اور اپنے غیب کی وضاحت کر رہے ہیں۔جب اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت والے دن کہے گا اے اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو۔وہ کہیں گے۔اے اللہ تو پاک ہے۔میرے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی ناحق بات کروں۔اگر میں نے ایسا کہا ہوتا۔تو تجھے ضرور علم ہوتا۔تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے۔اور میں نہیں جانتا۔جو تیرے دل میں ہے۔بیشک تو بڑا غیب جاننے والا ہے۔میں نے انہیں صرف یہ کہا۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔جو میرا اور تمھارا رب ہے۔اور اس وقت ان پر گواہ رہا جب ان کے درمیان موجود رہا۔پھر جب آپ نے مجھے اُٹھالیا۔تو پھر تو ہی ان پر گواہ تھا۔اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ عیسیٰؑ کہتے ہیں۔کہ میں غیب نہیں جانتا۔جبکہ اللہ تعالیٰ غیب جانتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔کہ میرے دل میں کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔کہ میرے بعد لوگوں نے کیا۔جبکہ میں نہیں جانتا کہ وہ بعد میں کیا کرتے رہے۔کس طرح انہوں عیسیٰ اور اس کی والدہ کو معبود بنایا۔

سورہ انعام آیت73 پارہ7

اور وہی اللہ تعالیٰ ہے۔جس نے زمین اور آسمانوں کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔اور جس دن وہ کہے گا۔کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گا۔اس کی بات سچی ہے۔اور اسی کی حکومت ہے۔جس دن صور پھونکا جائے گا۔وہ غیب کا اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔اور ہی حکمت ولا لاخبر دار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ وہی اللہ تعالیٰ ہے۔جس نے زمین اور آسمانوں کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔اور جس دن وہ کہے گا۔کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گا۔اس کی بات سچی ہے۔اور اسی کی حکومت ہے۔جس دن صور پھونکا جائے گا۔وہ غیب کا اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔اور ہی حکمت ولا لاخبر دار ہے۔

سورہ کہف آیات 23 تا27 پارہ15

اور کسی چیز کے متعلق یہ نہ کہنا۔کہ بیشک میں یہ کل کرنے والا ہوں۔مگر صرف ایسے کہ کہ اگر میرا اللہ ہی یہ چاہے۔اور اپنے رب کو یاد کر لیا کرو اگر بھول جائے اور امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے زیادہ ہدایت دے۔اور اصحاب کہف اپنے غار میں تین سو نو سال رہے۔کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔اسی کے لیے غیب زمین اور آسمانوں کا ہے۔وہ خوب دیکھتا ہے۔اور سنتا ہے۔ان کے لیے سوائے اس کے کوئی مددگار نہیں۔اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔اور آپ ﷺ پڑھتے رہیے۔جو آپ کی طرف کتاب وحی کی گئی ہے۔اس کی باتوں کو کوئی بدلنے ولا نہیں۔اور تم اس کے سوا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو ہدایت کی بات بتائی۔ کہ کسی چیز کے متعلق یہ نہ کہنا۔ کہ میں یہ کل یہ کام ضرور کرنے والا ہوں۔ مگر صرف ایسے کہ کہ اگر میرا اللہ ہی یہ چاہے۔ اور اپنے رب کو یاد کر لیا کرو اگر بھول جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شامل نہیں کرتا۔ یعنی اپنے غیب میں کسی کو شامل نہیں کرتا۔

سورہ المائدہ آیات 116 تا 117 پارہ 7

اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا۔ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو۔ وہ کہیں گے۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ میرے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی ناحق بات کروں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا۔ تو تجھے ضرور علم ہوتا۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے۔ اور میں نہیں جانتا۔ جو تیرے دل میں ہے۔ بیشک تو بڑا غیب جاننے والا ہے۔ میں نے انہیں صرف یہ کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ جو میرا اور تمھارا رب ہے۔ اور اس وقت ان پر گواہ رہا جب ان کے درمیان موجود رہا۔ پھر جب آپ نے مجھے اُٹھا لیا۔ تو پھر تو ہی ان پر گواہ تھا۔ اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے غیب اور اپنے غیب کی وضاحت کر رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت والے دن کہے گا اے اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو۔ وہ کہیں گے۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ میرے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی ناحق بات کروں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا۔ تو تجھے ضرور علم ہوتا۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے۔ اور میں نہیں جانتا۔ جو تیرے دل میں ہے۔ بیشک تو بڑا غیب جاننے والا ہے۔ میں نے انہیں صرف یہ کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ جو میرا اور تمھارا رب ہے۔ اور اس وقت ان پر گواہ رہا جب ان کے درمیان موجود رہا۔ پھر جب آپ نے مجھے اُٹھا لیا۔ تو پھر تو ہی ان پر گواہ تھا۔ اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ عیسیٰؑ کہتے ہیں۔ کہ میں غیب نہیں جانتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ غیب جانتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میرے دل میں کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میرے بعد لوگوں نے کیا کیا۔ جبکہ میں نہیں جانتا کہ وہ بعد میں کیا کرتے رہے۔ کس طرح انہوں عیسیٰ اور اس کی والدہ کو معبود بنایا۔

سورہ یوسف آیات 101 تا 104 پارہ 13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔ اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔ اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔ تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا اولی ہے۔ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔ اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔ جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔ اگر تم کتنا ہی چاہو اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے یوسفؑ کا سارا قصہ آپ ﷺ سے بیان کیا۔ یہ قصہ غیب کا علم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے بیان کیا۔ اس سارے قصے کو قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔

سورہ انعام آیت 59 کا پہلا حصہ پارہ 7

اور اسکے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اس کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اور اسکے پاس یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اس کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اسے کوئی نہیں جانتا۔

سورہ ہود 120 تا 123 پارہ 12

اور رسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔ اور ان کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔ وہ سچ ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔

اور کہہ دو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے۔کہ تم اپنے جگہ عمل کیے جاؤ۔بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انظار کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔اور اسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ہم سے پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور رسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔اور ان کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔وہ سچ ہے۔اور ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔۔آپ ﷺ لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں جو ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور انہیں نصیحت بھی کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں ۔کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ۔بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انظار کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔اور اسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

سورہ ہود آیت 49 پارہ 12

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اس سے پہلے نہ آپ ﷺ ان کو جانتے تھے۔اور نہ آپ کی قوم۔بس صبر کرو۔بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھا انجام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اس سے پہلے نہ آپ ﷺ ان کو جانتے تھے۔اور نہ آپ کی قوم۔بس صبر کرو۔بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھا انجام ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی باتیں غیب کی خبریں ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 2 تا 9 پارہ نمبر 1

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔آپ ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے ۔ یہ پرہیزگار ہیں۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں ۔جو غیب یعنی قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں. نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے نبیوں پر اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔اور قرآن پاک سے مرتد ہو چکے ہیں۔

آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں ۔اُن کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی

آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔ اور مرتد ہو چکے ہیں۔

رسول ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں ۔ اُن کے لیے برابر ہے۔ یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے یعنی مرتد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے مرتد لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ اور ر ایمان والوں کے بارے میں بھی مکمل جواب ہے۔ کہ یہ کامیاب ہونے والے لوگ ہیں اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔

سورہ التکویر آیات 19 تا 29 پارہ 30

بیشک یہ (قرآن) ایک معزز رسول (جبرائیلؑ) کا قول ہے۔ جو طاقتور ہے۔ عرش والے کے نزدیک بڑے رتبہ والا ہے۔ وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے۔ امانت دار ہے۔ اور تمہارا ساتھی کوئی دیوانہ نہیں ہے۔ اور بیشک اس نے اس کو روشن افق پر دیکھا ہے۔ اور وہ غیب بتانے میں بخیل نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی شیطان مردود کا قول ہے۔ پھر تم کہاں جا رہے ہو۔ یہ تو سارے جہاں والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ تم میں سے جو بھی سیدھا چلنا چاہتا ہو اور تم چاہ نہیں سکتے۔ مگر وہی کچھ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جبرائیل غیب بتانے میں بخیل نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی شیطان مردود کا قول ہے۔ پھر تم کہاں جا رہے ہو۔ یہ تو سارے جہاں والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ تم میں سے جو بھی سیدھا چلنا چاہتا ہو اور تم چاہ نہیں سکتے۔ مگر وہی کچھ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہو۔

سورہ ہود آیات 45 تا 49 پارہ 12

اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا۔ پھر کہنے لگا۔ اے میرے رب بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے۔ اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے۔ اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کہا اے نوح۔ بے شک وہ تیرے گھر والوں میں سے نہ تھا۔ بے شک اس کے عمل صالح نہیں تھے۔ پھر ہم سے ایسے سوال نہ کر۔ جس کا تجھے علم نہیں ہے۔ بے شک میں تجھے نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تو جاہلوں میں سے نہ ہو جانا نوحؑ نے کہا اے میرے رب بیشک میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کہ میں تجھ سے ایسے سوال کروں۔ جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے گا۔ اور مجھ پر رحم نہ کرے۔ تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے کہا۔ اے نوحؑ سلامتی کے ساتھ اُتر جاؤ۔ ہماری طرف سے تم پر اور ان جماعتوں پر جو تمھارے ساتھ ہے۔ سلامتی اور برکت ہو۔ اور بعض امتیں ایسی ہوں گی۔ جن کو ہم جلد فائدہ دیں گے۔ پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ یہ سب غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ آپ ان کو جانتے تھے۔ اور نہ آپ کی قوم۔ بس صبر کرو۔ بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھا انجام ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت نوحؑ کے بیٹے کے اعمال صالح نہیں تھے۔ اس لیے وہ نوحؑ کے گھر والوں میں سے نہ تھا کیونکہ وہ نوحؑ کی کتاب کی روشنی میں عمل نہیں کرتا تھا اس لیے وہ اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے۔ ورنہ اُن کا دکھ بھرا درد سے پکارنا تو آپ کے سامنے ہے۔ اور جب نوحؑ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا تو خود ہی ڈر گئے اور فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی۔

خواتین وحضرات

اس کا مطلب ہے۔ کہ اگر ہمارے اعمال صالح نہ ہوئے۔ تو ہمیں بھی رسول ﷺ اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتے۔

سورہ سبا آیت 14 پارہ 22

اور جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم جاری کر دیا۔ تو کسی چیز نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا سوائے۔ زمین کے جانور کے۔ جوان کے عصا کو کھا رہا تھا۔ پھر جب وہ گر پڑے۔ تو جنوں کو معلوم ہوا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے۔ تو وہ زلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت مین وضاحت کر رہے ہیں۔ کہ جنات کے پاس غیب کا علم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم جاری کر دیا۔ تو کسی چیز نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا سوائے۔ زمین کے جانور کے۔ جوان کے عصا کو کھا رہا تھا۔ پھر جب وہ گر پڑے۔ تو جنوں کو معلوم ہوا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے۔ تو وہ زلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 80 پارہ 10

منافق مرد اور منافق عورتیں اپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ برے کام کا حکم کرتے ہیں۔ اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو بھول گیا۔ بے شک منافق لوگ نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہی ان کے لیے کافی ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور ان کے لیے دائمی عذاب کا وعدہ ہے۔ اُن لوگوں کی طرح جوان سے پہلے تھے۔ اور تم سے قوت میں زیادہ تھے۔ مال میں اور اولاد میں زیادہ تھے۔ پس انہوں نے اپنے دنیاوی فائدہ اٹھایا۔ اور تم نے بھی اپنے حصے سے خوب فائدہ اُٹھایا۔ اور تم بھی مشغول ہو گئے۔ جس طرح وہ ہو گئے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے۔ اور یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کیا انہیں ثمود کی قوم اور نوح کی اور عاد کی قوم کی خبریں نہیں پہنچیں۔ اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ گئیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور برائی دے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے۔ اور ان پر سختی کیجیے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی۔ اور انہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہے اور اس طرح اسلام لانے کے بعد وہ کافر ہو گئے۔ اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں۔ تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور ان کے لیے تمام دنیا میں کوئی مددگار اور ولی نہیں ہوگا۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے۔ اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔ تو اس میں سے کنجوسی کرنے لگے اور وہ پھر گئے۔ اور وہ پھرنے والے ہی تھے۔

۔ پس ان کا انجام دیکھو نفاق ان کے دلوں میں ہے اس دن تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اور انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور وہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولتے رہے۔

۔ کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے راز اور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

یہ لوگ ایسے ہیں کہ مومنوں میں سے جو خوشی سے صدقات کرتے ہیں۔ ان پر الزام لگاتے ہیں وہ وہ جو اپنی محنت کے سوا نہیں پاتے تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے۔ تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو

نہیں بخشے گا۔ یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔ اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔ جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا اقرار کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہو گئے۔ یعنی فرقہ پرستی میں الجھ گئے۔

ان آیات میں اُن لوگوں کا ذکر ہے۔ جو ایمان والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کے سچ کو مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور منافق لوگ جو کفر کرنے والے ہیں۔ یعنی فرقہ بنانے والے ہیں۔ یہ ایمان والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے۔ تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا۔ یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم یعنی فرقہ پرست قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

سورہ آل عمرآن آیات 175 تا 179 پارہ 4

اور آپ ﷺ کو وہ لوگ غم زدہ نہ کر دیں۔ جو کفر میں تیزی دکھا رہے ہیں۔ بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے میں کفر خریدا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔ کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔ وہ ان کے لیے بہتر ہے۔

بے شک یہ مہلت تو ہم اس لیے دے رہے ہیں۔ تا کہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہو جائیں۔ اور ان کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔ جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے الگ کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ تمھیں غیب سے خبردار کر دے۔ اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے۔ بس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور پرہیزگار رہو۔ تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔ اور آپ کو وہ لوگ غم زدہ نہ کر دیں۔ جو کفر میں تیزی دکھا رہے ہیں۔ بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے میں کفر خریدا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔ کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔ وہ ان کے لیے بہتر ہے

بے شک یہ مہلت تو ہم اس لیے دے رہے ہیں۔ تا کہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہو جائیں۔ اور ان کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔ جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے الگ کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ تمھیں غیب سے خبردار کر دے۔ اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے۔ بس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور پرہیزگار رہو۔ تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

غیب کا علم قرآن پاک کا علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو دیا۔ اور اس لیے دیا۔ تا کہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں پاک اور ناپاک میں فرق کیا جا سکے۔

اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ تمھیں غیب سے خبردار کر دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ یہ علم ہر ایرے غیرے کو نہیں دیتا اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں یعنی پیغام پہنچانے والے کو چن لیتا ہے۔ جیسا کہ رسول ﷺ کو چنا۔ بس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور پرہیزگار رہو۔ تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

سورہ قلم آیات 35 تا 53 پارہ 29

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ تو کیا ہم مسلم یعنی فرمابرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے۔ جس میں تم پڑھتے ہو۔ یقیناً اس میں تم کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ یا تم ہم سے قیامت تک کی قسمیں لے چکے ہو۔ کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے۔ وہ تم کو ملے گی۔ ان سے پوچھیے کہ ان باتوں کا ان میں دعوے دار کون ہے۔ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔ جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔ اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔ تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی

ہوں گی۔اُن پر زلت چھارہی ہوگی۔اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔اور وہ صحیح اور سالم تھے۔بس مجھے اوران کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔کیا آپ ﷺ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں۔کہ وہ اس تاوان سے دبے چلے جاتے ہیں۔یا ان کے پاس غیب ہے۔کہ اسکو لکھ لیتے ہیں۔بس اپنے رب کے حکم کے لیے آپ صبر کریں۔اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہوجانا جس نے اپنے رب کو پکارا۔اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔اگر آپ کے رب کا اُس پر فضل نہ ہوتا۔تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔اور وہ ملامت زدہ ہوتا۔پھر اس کو آپ کے رب نے چن لیا۔اور اس کو صالحوں میں سے کردیا۔جب کافر قرآن پاک کو سنتے ہیں۔تو آپ ﷺ کو ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے ڈگمگادیں۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ یہ تو ایک مجنوں ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم اور مجرموں کے درمیان قیامت آنے سے پہلے فیصلہ سنا رہے ہیں۔اور یہی فیصلہ قیامت والے دن بھی ہوگا۔کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔اور ان میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کرسکتا ہے۔فرقہ پرستوں کے پاس ان کے نام نہاد مفسروں کی کتابیں ہیں۔جس میں فرقہ پرستوں کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ اور فرقہ پرست وہ کہانیاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سناتے ہیں۔مثلاً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جنت میں لے جائیگا۔اور کوئی کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کسی برائی کو پکڑ کر غلط فیصلہ کریگا۔اسلیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہ کرے گا۔فرقہ پرست وہ مشرک ہیں جن کے رب نام نہاد مفسر ہیں۔جو اس طرح کی غلط ملط کہانیاں ان کو سناتے رہتے ہیں۔ان نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتابیں اپنے اپنے فرقے کو قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے دے رکھی ہیں۔اس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے کا کام جاری ہے۔ان نام نہاد مفسروں کی کیا حیثیت ہے۔کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے۔غیب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے علم کو کہتے ہیں۔جو صرف اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو دیتے ہیں۔جس میں اللہ تعالیٰ کے وعدے اور قسمیں ہوتیں ہیں۔جو یہ نام نہاد مفسر باتیں کرتے ہیں کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔کہ انہوں نے بھی ان کو غیب کا علم یعنی اپنی کتاب دے رکھی ہے۔نعوذ باللہ اپنی طرف سے ان کے پیغام پہنچانے والے بنے ہوئے ہیں۔اگر ایسا ہے۔تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں لے آئیں۔اگر وہ سچے ہیں۔

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔پرہیزگار کا مطلب ہے قرآن پاک کے سچ کو ماننے والے اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔یہ مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فربردار لوگوں کا انجام ہوگا۔جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔اُن پر زلت چھارہی ہوگی۔اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔اور وہ صحیح اور سالم تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔فرقہ پرست جو قرآن پاک کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو کس طرح کا سجدہ کرتے ہیں۔جس میں الفاظ کے معنی کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔بغیر سمجھے کا سجدہ۔اصل دلی سجدے تو اپنے نام نہاد مفسر کو کرتے ہیں۔جن کی وہ ہر بات کو بغیر سوچے سمجھے قبول کرتے ہیں۔اور قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھتے ہیں۔اس کے علاوہ نام نہاد مفسر جیسے انہیں نماز سکھاتے ہیں۔ان کی مرضی کی ساری نماز پڑھتے ہیں۔کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مرضی کی نماز پڑھتے ہیں۔تمام فرقے والے دوسروں کی نماز کو غلط ثابت کرتے ہیں۔کیا ان کے نام نہاد مفسر کے کہنے سے ان کی نماز قبول ہوجائیگی۔وضو کا طریقہ یہ نام نہاد مفسر بتاتے ہیں۔نماز کا طریقہ یہ مفسر بتاتے ہیں۔قرآن پاک کا مطلب یہ مفسر بتاتے ہیں۔دنیا کے سارے کام یہ بتاتے ہیں پھر یہ دوسرے نام نہاد مفسروں کو قبول کیوں نہیں کرتے۔اُن کے پیچھے ان کی نماز کیوں نہیں ہوتی۔ان کے جنازے پڑھنے سے ان کے نکاح کیوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

خواتین حضرات

اس لیے ان کی نماز نہیں ہوتی کہ وہ ان کے نام نہاد مفسر کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں ہوتی۔یہ نام نہاد کو رب سمجھتے ہیں۔ان کے نکاح بھی اسی لیے ٹوٹتے ہیں۔کہ ان کا نام نہاد مفسر کہتا ہے۔کیا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسر کو رب نہیں بنایا۔جس طرح نام نہاد مفسر نکاح جوڑتا ہے۔پھر دوبارہ جڑ جاتا ہے۔یہ سارے کام ان فرقوں کے نام نہاد مفسر کرتے ہیں۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے لائے ہوئے قرآن پاک کو چھوڑ کر ان نام نہاد مفسروں کی کتابیں پکڑ رکھی ہیں۔رسول ﷺ تو ان کے پاس غیب کا علم یعنی قرآن پاک

لائے تھے۔جس میں سارے طریقے تھے۔ یہ قرآن پاک کو پکڑ نہیں سکے۔کیا رسول ﷺ نے ان سے کوئی اجر یعنی پیسے مانگ لیے ہیں۔یا اس کے بدلے میں کوئی تاوان مانگ لیا تھا۔کہ قرآن پاک ان کی دسترس سے باہر ہوگیا تھا۔

ن آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بڑے پیار سے لوگوں کے نامناسب رویے پر سمجھا رہے ہیں۔کہ لوگوں کے برے رویے پر صبر کریں۔اور یونسؑ کی طرح بے صبرے نہ ہوں۔

ان آیات کو بہت غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہ حال آج بھی لوگوں کا ہے۔زرا فرقہ پرستوں کو قرآن پاک کی آیات تو دکھائیں۔اور پھر ان کی حالت دیکھیں کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔اور کس طرح کوشش کریں گے کہ آپ کے قدم ڈگمگا دیں۔کافروں کا یہ رویہ رسول ﷺ کے ساتھ تھا اور آج بھی یہی رویہ فرقہ پرستوں کا قرآن پاک کے ساتھ ہے۔یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنی کتاب کو کتاب سمجھتے ہیں۔اور اپنے مقابلے میں کسی کی کتاب کو کچھ نہیں سمجھتے کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے۔اور کتاب بھی ایک ہے۔اور بس۔رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات دیکھ کر فرقہ پرست ان کو جھٹلانے کے لیے تڑپ تڑپ جاتے ہیں۔کان کھول کر سن لو۔ایسے تمام لوگوں کو جواب ہے۔یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔اور یہ تمھارے نام نہاد مفسروں کی جاگیر نہیں ہے۔اور نہ اُن کے چیلوں کی جاگیر ہے۔

سورہ آل عمران آیات 42 تا 52 پارہ 3

اور جب فرشتوں نے کہا۔اے مریم بیشک اللہ تعالیٰ نے تجھے منتخب کرلیا ہے۔اور تجھے پاک کر دیا ہے۔اور تجھے دنیا کی تمام عورتوں میں منتخب کرلیا ہے۔اے مریم تم اپنے رب کی فرمابرداری کرو۔اور اُس کو سجدہ کر۔اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔یہ غیب کی باتیں ہیں۔جو ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہیں۔اور آپ اُنکے پاس نہ تھے۔جب وہ اپنے قلم پھینک رہے تھے۔کہ مریم کا کفیل کون بنے گا۔جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔اور آپ ﷺ ان کے پاس نہ تھے۔جب فرشتوں نے کہا تھا اے مریم اللہ تعالیٰ تجھے اپنی طرف سے ایک کلام کی بشارت دیتا ہے۔جس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ کے مقربوں میں سے ہوگا۔وہ جھولے میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے باتیں کریگا۔اور صالحوں میں سے ہوگا۔اُس نے کہا اے میرے رب میرا لڑکا کیسے ہوسکتا ہے۔حالانکہ مجھے تو کسی مرد نے چھوا تک نہیں۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اُسے اتنا کہتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے۔

اور اسے کتاب اور حکمت تورات اور انجیل سکھائے گا۔اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنائے گا۔بیشک میں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے تمھارے لیے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بیشک میں تمھارے لیے مٹی سے پرندے کی شکل کی چیز بناتا ہوں۔پھر اس میں پھونک مارتا ہوں۔تو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے وہ پرندہ ہوجاتا ہے۔میں پیدائشی اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفاء اور مردوں کو زندہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے کرتا ہوں۔

اور جو کچھ تم کھاتے ہو یا گھروں میں ذخیرہ رکھتے ہو۔اس کی خبر دیتا ہوں۔بیشک اس میں تمھارے لیے معجزہ ہے۔اگر تم ایمان لانے والے ہو۔اس لیے آیا ہوں کہ تورات کی تصدیق کروں جو مجھ سے پہلے تھی۔بیشک ان باتوں میں تمھارے لیے بڑا معجزہ ہے۔اگر تم یقین رکھتے ہو۔بعض وہ چیزیں تم پر حرام کر دیں گئیں تھیں۔تمھارے لیے حلال کردوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰؑ نے ان کی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار رہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔اے ہمارے رب تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ مریمؑ کے واقعات غیب کا علم ہیں۔فرشتے ان آیات میں وضاحت سے حضرت مریمؑ کو حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بتا رہے ہیں۔جس میں سب سے پہلے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کی تمام عورتوں میں سے منتخب کرلیا ہے۔اسی طرح کے منتخب کرنے کی خوش خبری حضرت ابراہیمؑ کو بھی دی گئی تھی۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہونا ہے۔یعنی مسلم ہونا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔

سورہ انعام۔آیات 50 تا 51۔پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی

اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوسکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے ۔اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجیے۔ جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔تاکہ پرہیز گاری اختیار کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو رسول ﷺ سے ہے۔

پہلے رسول ﷺ کا خطاب سنتے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ نہ تو میرے پاس خزانے ہیں اور نہ میرے پاس غیب ہے۔اور نہ ہی میں فرشتہ ہوں بس میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہوسکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

نبی ﷺ نے خزانے کو ریجیکٹ کردیا۔غیب کو ریجیکٹ کردیا اور فرشتہ ہونے کو بھی ریجیکٹ کردیا اور وحی کو امر کردیا یعنی قرآن پاک کو امر کردیا کہ خود بھی وہ وحی کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقہ پرست ایسے اندھے لوگ ہیں کہ انہوں نے اس قرآن کی اطاعت نہیں کی۔جس کی رسول ﷺ تاکید کررہے ہیں بلکہ ان چکروں میں پڑ گئے ہیں کہ رسول کو خزانہ کی چابیاں دیں گئیں یا نہیں دیں گئیں۔ان کے پاس غیب کا علم تھا یا نہیں تھا۔رسول ﷺ انسان تھے یا نور تھے

رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہوسکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

فرقہ پرست تو اندھے ہیں۔کہ ان کو قرآن پاک میں اُلٹا نظر آتا ہے۔رسول ﷺ ان کو کیا بتاتے ہیں۔اور یہ کیا لوگوں کو بتا رہے ہیں۔یہ لوگ قرآن پاک کی اطاعت نہیں کرتے حالانکہ رسول ﷺ اسی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں

اس طرح فرقہ پرست رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔اور قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں میں مست ہیں۔ایسے تمام لوگوں کے لیے پھر آگے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجیے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ تاکہ پرہیز گاری اختیار کریں۔

خواتین وحضرات!

زرا ان آیات میں غور کریں۔کہ رسول ﷺ نے کیا بتایا ہے۔اور فرقہ پرست کیا کہانیاں سناتے ہیں۔

سورہ مریم آیات 75 تا 86 پارہ 16

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ جو گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔رحمٰن اسے ایک مدت تک مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے۔جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا عذاب کو دیکھ لیں گے۔یا قیامت کو تو انہیں معلوم ہوجائے گا۔کہ مکان کے لحاظ سے کون زیادہ بری حالت میں ہے۔اور کس کا لشکر کمزور ہے،اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔جن لوگوں نے ہدایت حاصل کی۔انہیں ہدایت میں۔اور صالح اعمال باقی رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔کیا آپ نے دیکھا ہے۔وہ جس نے ہماری آیات کا کفر کیا ہے۔اور کہتا ہے۔کہ مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔کیا وہ غیب کو جھانک کر دیکھ آیا ہے۔یا اس نے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔ہرگز نہیں جو وہ کہتا ہے۔ہم اسے لکھ لیں گے۔اور اس کے لیے عذاب لمبا بڑھا دیں گے۔اور ہم وارث ہوں گے۔اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لیے۔تاکہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں۔ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی غلامی سے انکار کریں گے۔اور ان کے مخالف ہوجائیں گے۔کیا آپ نے نہیں دیکھا۔کہ بے شک ہم نے شیطان کافروں پر چھوڑ رکھے ہیں۔تاکہ وہ انہیں اُکساتے رہیں۔پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں۔بے شک ہم ان کے لیے دن گن رہے ہیں۔جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمان کے پاس مہمان بنا کر لے جائیں گے۔اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایک قسم گمراہ لوگوں کی ہے۔ دوسری قسم پرہیز گار لوگوں کی ہے۔گمراہ کا مطلب ہے۔قرآن پاک سے بے خبر ہونا۔یعنی وہ لوگ جو رسول ﷺ کے ذریعے لائے گئے قرآن پاک سے پاک نہیں ہوتے۔یعنی اپنی اصلاح نہیں کرتے۔وہ گمراہ ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔یہ لوگ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگ ہیں۔فرقہ پرستوں نے نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا رکھا ہے۔اور یہ اکیلے اکیلے اللہ تعالیٰ کے پاس

جائیں گے۔اورانہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لیے۔تا کہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں۔ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی غلامی سے انکار کریں گے۔اوران کے مخالف ہو جائیں گے۔بے شک اللہ تعالیٰ نے شیطان کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر چھوڑ رکھے ہیں۔تا کہ وہ انہیں اُکساتے رہیں۔پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کے لیے دن گن رہے ہیں۔جس دن پرہیزگار یعنی قرآن پاک کے ذریعے پاک ہونے والوں یعنی اصلاح کرنے والے رحمان کے پاس مہمان بن کر آئیں گے ۔اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکا جائے گا۔

کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں نے اپنے بخشش کے لیے کہانیاں بنا رکھی ہیں۔غیب کا علم اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرست کہتے ہیں کہ مجھے مال اا ور اولا د دی جائے گی۔کیا وہ غیب کو جھانک کر دیکھ آیا ہے۔یا اس نے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔ہرگز نہیں جو وہ کہتا ہے۔ہم اسے لکھ لیں گے۔اوراس کے لیے عذاب لمبا بڑھا دیں گے۔اور ہم وارث ہوں گے۔اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا۔

اللہ تعالیٰ غیب کا علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ساتھ قرآن پاک میں تو ایسا کوئی وعدہ نہیں ہے۔یہ جو باتیں بناتے ہیں۔کیا وہ غیب کو جھانک کر دیکھ آئے ہیں۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔پرہیزگار یعنی جن لوگوں نے قرآں پاک سے ہدایت حاصل کی۔انہیں ہدایت میں اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔اور صالح اعمال باقی رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔پرہیزگار یعنی قرآن پاک کے ذریعے پاک ہونے والوں یعنی اصلاح کرنے والے رحمان کے پاس مہمان بن کر آئیں گے۔اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکا جائے گا۔

سورۃ القصص آیات 45 تا 46 پارہ 20

اور آپ ﷺ مغربی جانب موجود نہیں تھے۔جب ہم نے موسیٰؑ کو اپنے احکام عطا کیے۔اور نہ آپ اُن حاضرین میں سے تھے۔بلکہ ہم نے کئی قومیں پیدا کیں۔پھران پر طویل عمریں گزر گئیں۔اور نہ آپ ﷺ اہل مدین والوں میں رہائش پذیر تھے۔کہ انہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتے۔اورلیکن ہم رسول بھیجنے والے ہیں۔اور نہ آپ اس وقت طور کے ایک جانب تھے۔جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی تھی۔لیکن یہ آپ کے رب کی رحمت ہے۔تا کہ آپ ﷺ اس قوم کو خبر دار کریں۔جن کے پاس آپ ﷺ سے پہلے کوئی نہیں آیا۔تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ رسول ﷺ بذات خود موسیٰ کے زمانے میں موجود نہ تھے ۔لیکن یہ آپ کے رب کی رحمت یعنی قرآن پاک ہے۔تا کہ آپ ﷺ اس قوم کو خبر دار کریں۔جن کے پاس آپ ﷺ سے پہلے کوئی نہیں آیا۔تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ یوسف آیات 1 تا 3 پارہ نمبر 13

یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو ہر بات وضاحت سے بیان کرتی ہے۔ بیشک ہم نے قرآن عربی زبان میں اس لیے نازل کیا ہے۔تا کہ تم اسے سمجھ سکو۔ہم اس قرآن کو آپ کی طرف وحی کر کے سب سے اچھا قصہ آپ سے بیان کرتے ہیں۔اگرچہ اس سے پیشتر آپ اس سے بے خبر تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ یہ اس قرآن پاک کی آیات ہیں جو ہر بات وضاحت سے بیان کرتا ہے۔ بیشک ہم نے قرآن عربی زبان میں اس لیے نازل کیا ہے۔تا کہ تم اسے سمجھ سکو۔ہم اس قرآن کو آپ ﷺ کی طرف وحی کر کے سب سے اچھا قصہ آپ سے بیان کرتے ہیں۔اگرچہ اس سے پیشتر آپ اس سے بے خبر تھے۔

سورہ مریم 58 تا 63 پارہ 16

یہی لوگ ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں سے انعام کیا۔اور آدمؑ کی اولاد میں سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا۔اور ابراہیمؑ اور اسرائیل کی اولاد میں سے جنہیں ہم نے ہدایت یعنی کتاب دی اور چن لیا۔جب ان کے سامنے رحمان کی آیات پڑھی جاتیں تھیں۔تو وہ سجدے میں گر جاتے تھے۔اور روتے تھے۔پھران کے بعد ان کے نالائق جانشین ہوئے۔جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔اور خواہشات کی اطاعت کرنے لگے۔پس وہ گمراہی کی سزا بہت جلد پائیں گے۔سوائے اس کے جو ایمان لے آئے ۔اور صالح عمل کرتے رہے۔یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔اوران پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ہمیشہ کے رہنے والے باغات میں جن کا وعدہ رحمان نے اپنے غلاموں سے غیب کا کیا

ہے۔بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ ۔وہاں کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔سوائے سلام کے۔ان کو وہاں روزی صبح اور شام ملتی رہے گی۔یہ وہ جنت ہے۔جس کا وارث ہم اپنے غلاموں میں سے اسے بنائیں گے۔جو پرہیزگار ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں وہ لوگ دکھارہے ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام کیا۔ان میں پہلے تمام نبی آتے ہیں۔پھر وہ لوگ جو نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔اس کے علاوہ جن کو کتاب دی گئی۔اوران میں وہ لوگ شامل ہیں۔جو ایمان لاکر صالح عمل کریں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت یعنی کتاب پر ہوتے ہیں ۔یہی چنے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔آج ہم اپنی ہدایت کو قرآن پاک سے دیکھیں گے۔سمجھیں گے۔اور ہدایت اختیار کریں گے۔تاکہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو۔جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیا۔جو جنت میں جائیں گے۔یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔اوران پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ہمیشہ کے رہنے والے باغات میں جن کا وعدہ رحمان نے اپنے غلاموں سے غیب کا کیا ہے۔بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ ۔وہاں کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔سوائے سلام کے۔ان کو وہاں روزی صبح اور شام ملتی رہے گی۔یہ وہ جنت

ہے۔جس کا وارث ہم اپنے غلاموں میں سے اسے بنائیں گے۔جو پرہیزگار ہو۔

پارٹ نمبر 2

غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم ہوتا ہے۔جس میں انسان کو پرہیزگاری اور نافرمانی الہام کردی جاتی ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ پرہیزگاری اور نافرمانی کو تفصیل سے بتادیتے ہیں۔

سورہ شمس آیات 7 تا 10 پارہ 30

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کردی۔یعنی بتادی بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے زریعے بتادی۔اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی ہے؛بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک کیا۔یعنی جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اور کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلا۔اور ناپاک ہی رہا۔تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ کے اغاز میں فرماتے ہیں یہ ایک کتاب ہے،اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے ۔اور ناپاک کا مطلب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں رسولوں کے زریعے پرہیزگاری الہام کی۔پھر وہی انسان کامیاب ہوا۔جس نے اس وحی کے زریعے خود کو پاک کیا۔اور جس نے وحی کے زریعے خود کو پاک نہ کیا تو وہی اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے۔

سورہ البلد آیات 1 تا 20 پارہ 30

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور آپ اس شہر میں داخل ہونے والے ہیں۔اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی۔بے شک ہم نے انسان کو بڑی مشقت کی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا ۔کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال خرچ کرڈالا۔کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے نہیں دیکھا۔کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے۔اور ہم نے اسے دونوں راستوں کی ہدایت دی۔مگر وہ گھاٹی میں داخل ہی نہیں

ہوا۔اور آپ کو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔کسی کو غلامی سے چھڑانا یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا۔یتیموں کو جو رشتہ دار بھی ہو یا خاک میں پڑے مسکین کو کھانا کھلانا۔پھر وہ ایمان لانے والوں میں شامل ہو۔اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرتے ہوں۔یہ لوگ دائیں جانب والے ہیں۔اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا وہ بائیں بازو والے ہیں۔ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہوگی۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں راستوں کی ہدایت دی۔یعنی قرآن پاک کے زریعے دونوں راستے دکھا دیے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ ایمان والوں میں شامل ہونا یعنی دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرنے والے لوگ دائیں جانب والے لوگ ہیں۔یعنی ان کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے۔وہ بائیں جانب والے ہیں۔ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہوگی۔قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں راستے دکھا دیے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں راستوں کی ہدایت دی۔یعنی قرآن پاک کے زریعے دونوں راستے دکھا دیے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاری بھی بتا دی ہے۔اور نافرمانی بھی بتا دی ہے۔

- سورہ شعراء آیت 196 پارہ 19

اور بے شک یہ قرآن پاک پہلی کتابوں میں بھی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ کہ یہی قرآن پہلی کتابوں میں بھی تھا۔یعنی یہی تعلیمات تھیں۔

- سورہ حمٰ السجدہ آیت 43 کا پہلا حصہ پارہ 24

آپ ﷺ سے جو کہا جاتا ہے۔یہ وہی ہے۔جو پہلے رسولوں سے کہا گیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ جو آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔یہی کچھ پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا تھا۔

- سورہ القصص آیت 51 پارہ 20

اور بیشک لوگوں کے لیے ہم اپنا کلام مسلسل بھیجتے رہیں ہیں۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

جب سے دنیا بنی ہے۔اللہ تعالیٰ انسان کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ سے اپنا کلام بھیجتے رہے ہیں۔تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے نصیحت حاصل کرسکیں۔غور کریں۔اسلیے اللہ تعالیٰ صرف اپنا کلام بھیجتے ہیں۔

- سورہ فاطر آیت 31 پارہ 22

اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف کتاب وحی کی ہے۔وہی سچ ہے اور اس سے پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں سے خوب باخبر دیکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

ہمارے پاس قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی وحی کی صورت میں موجود ہے۔جو سچ ہے۔اب کسی رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

- سورہ فاطر آیات 23 تا 26 پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔پھر جن لوگوں نے کفر کیا۔میں نے انہیں پکڑ لیا۔تو پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔

آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ یعنی قرآن پاک کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔پھر جن لوگوں نے کفر کیا۔میں نے انہیں پکڑ لیا۔تو پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ہم نے جب بھی کوئی رسول کسی امت میں بھیجا تو لوگوں نے اسے جھٹلایا۔یعنی جو بھی کتاب اسے دی گئی۔اس کی قدر نہ کی گئی۔بلکہ اسے جھٹلایا گیا۔اور اگر یہ لوگ رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔جیسا کہ پہلے لوگوں نے کفر کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا۔کہ پہلے لوگ بھی کفر کرتے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔

جیسا کہ قرآن پاک کے ساتھ کیا گیا ہے۔فرقوں کی آڑ میں قرآن پاک کی ساری تعلیمات کو جھٹلایا گیا ہے۔اور مختلف فرقے یعنی گروہ بن چکے ہیں۔

- سورہ نجم آیت 56 پارہ 27

یہ ایک خبردار کرنے والا ہے۔پہلے خبردار کرنے والوں میں سے۔

خواتین وحضرات

خبردار کرنے والے کا مطلب ہے "رسول" یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ذریعے خبردار کرنے والے۔جس طرح پہلے رسول اللہ تعالیٰ کے پیغام سے خبردار کرتے تھے۔ اسی طرح رسول ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ذریعے خبردار کرنے والے ہیں۔یعنی رسول ﷺ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

- سورہ یاسین آیت 3 پارہ 22

بے شک آپ ﷺ رسولوں میں سے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک رسول ﷺ کے بارے میں بتایا کہ آپ ﷺ رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔

- سورہ البقرہ آیت 252 پارہ 2

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔اور آپ ﷺ بیشک رسولوں میں سے ہیں۔

- سورہ النحل آیت 35 کا آخری حصہ پارہ 14

رسولوں پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ واضح طور پر پیغام پہنچا دیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسولوں کی صرف یہی ذمہ داری ہوتی ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو وضاحت سے پہنچا دیں۔

- سورہ بنی اسرائیل۔آیت 93 کا آخری حصہ۔پارہ 15

آپ ﷺ کہیے میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف قرآن پاک پہنچانے والا انسان ہوں۔

سورہ آل عمرآن آیات 144 پارہ 4

اور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ محمد ﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں۔تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

سورہ المائدہ آیت 67 پارہ 6

جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو۔اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ صرف قرآن لوگوں تک پہنچایئے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔

سورہ نجم آیات 3 تا 5 پارہ 27

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔یہ اور کچھ نہیں ہے۔بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی ہے۔اس میں رسول ﷺ نے اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولا۔یعنی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔یعنی جبرائیلؑ نے سکھایا ہے۔

سورہ رحمٰن آیات 1 تا 2

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سکھایا۔

سورہ اعلیٰ۔آیات 6 تا 15۔پارہ 30

ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے۔پھر آپ نہیں بھولیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔بیشک اللہ تعالیٰ اللہ تعالی جانتا ہے۔ظاہر اور پوشیدہ کو۔اور ہم آسان کر دیں گے۔آسان طریقے پر چلنا۔

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔جو بڑا بدنصیب ہے۔جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جئے گا نہ مرے گا۔بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔کہ ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے۔پھر آپ نہیں بھولیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔بیشک اللہ تعالیٰ جانتا

ہے۔ظاہراور پوشیدہ کو۔اورہم آسان کردیں گے۔آسان طریقے پر چلنا۔یعنی آسان طریقے پر چلنا آسان کردیں گے۔فرقہ پرستی نے ہماری کمر توڑدی ہے۔قرآن پاک کے مطابق زندگی بہت اسان ہوجائے گی۔

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کونصیحت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں ۔پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جواللہ تعالیٰ سے ڈرتاہے وہ تو قرآن کوقبول کرلے گااور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دوررہے گااور آگ میں رہے گا بلا شبہ وہی کامیاب ہواجو پاک ہوا یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کوقبول کیااوراپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ہم نے اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرنی ہےقرآن پاک سے اصلاح کرکے خودکو پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کی آیت 164 پارہ 4 میں فرماتے ہیں کہ:''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑااحسان کیاہے کہ جب انہیں میں سے رسول بھیجا جوانہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کرسناتا ہے اوران کو پاک کرتاہےاورانہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتاہےاگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات!

اگرہم نے خودکوقرآن پاک کے ذریعے پاک نہ کیا تو ہم بھی گمراہ ہی ہیں۔

سورہ قیامت آیات 16 تا 18 پارہ 29

آپ ﷺ قرآن کوجلدی یادکرنے کے لیےاپنی زبان کوحرکت نہ دیں۔اس کوجمع کرنااورآپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔جب ہم پڑھا کریں تو آپ اس کے پڑھنے میں اطاعت کریں۔پھر بے شک اس کو بیان کرنا ہمارے زمہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔آپ ﷺ قرآن کوجلدی یادکرنے کے لیےاپنی زبان کوحرکت نہ دیں۔اس کوجمع کرنااورآپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔جب ہم پڑھا کریں تو آپ اس کے پڑھنے میں اطاعت کریں۔پھر بے شک اس کو بیان کرنا ہمارے زمہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کوکسی بھی طرح پریشان ہونے سے منع کیااورقرآن پاک کی ہرقسم کی زمہ داری خوداُٹھائی۔

سورہ انبیاء آیت 24 پارہ 17

اورآپ ﷺ سے پہلے ہم نے جوبھی رسول بھیجااس کی طرف صرف یہی وحی کی۔کہ میرے سواکوئی معبودنہیں۔بس میری غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ رسول ﷺ سے پہلے جتنے رسول آئے۔اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف بھی صرف یہی وحی کی۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودنہیں ہے۔صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔اورگروہ بن گئے۔آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کوخود بتائے گا۔کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کیونکہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔قرآن کا فیصلہ کیسا ہوتا ہے۔آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی مذاق نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقے والے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیں۔ان لوگوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

سورہ فرقان آیت 129 پارہ 19

اور رسول ﷺ کہیں گے کہ بے شک میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ قیامت والے دن رسول ﷺ ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔کہ ہم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔

اگر آپ لوگ رسول ﷺ کو اپنے خلاف گواہ نہیں بنانا چاہتے تو اپنے باپ دادا کا راستہ چھوڑ کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔قرآن پاک کو پکڑ لیں۔تاکہ آپ رسول ﷺ کے مجرموں میں سے نہ ہوں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

سورہ زخرف آیات 87 تا 89 پارہ 25

اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالی نے۔پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔اور اس قول کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے بس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولؐ قسم کھا کر کہہ رہے ہیں۔کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔یعنی یہ لوگ اللہ تعالی کی آیات کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے نہیں ہیں۔پھر اللہ تعالی نبیؐ کو ایسے لوگوں سے منہ موڑ لینے کا حکم دے رہے ہیں۔اور فرماتے ہیں کہ ان کو جلد ہی معلوم ہو جائیگا۔

سورہ حٰم السجدہ آیات 41 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ اس نصیحت یعنی قرآن کا کفر کرتے ہیں۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔اس میں جھوٹ نہ آگے سے آسکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے آسکتا ہے۔یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا یعنی جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ پہلی کتابوں میں بھی تھا۔اور اس قرآن میں جھوٹ کسی طرح شامل نہیں ہوسکتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قرآن پاک میں جھوٹ آگے یا پیچھے سے داخل نہیں ہوسکتا۔یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ داخل کرنے نہیں دیا۔لہذا لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں سائیڈوں پر لکھ دیا۔نیچے لکھ دیا۔اللہ تعالیٰ کے سچ کے مقابلے میں لوگ اپنے فرقوں کو اہمیت دیتے ہیں۔اور جو نہیں فرقے والے رسول کے نام پر دیتے ہیں اس کو قبول کر لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سچ کو رد کر دیا جاتا ہے ۔ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آئے گا۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقے کو اپنا خدا بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی ہر قسم کی زمہ داری خود اُٹھائی۔اور کسی کو قرآن پاک میں کچھ شامل کرنے کی طاقت ہی نہیں دی۔

سورہ النساء۔آیات 163 تا 169۔پارہ 6

''ہم نے آپ ﷺ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے نوح علیہ السلام اوران کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف کی تھی ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحٰق، یعقوب علیہم السلام اس کی اولاد عیسیٰ، یونس، ہارون اور سلیمان علیہم السلام کی طرف وحی کی اور داؤد علیہ السلام کوزبور عطا کی تھی کچھ رسول تو ایسے ہیں جن کا حال اس سے پہلے آپ کو بتا چکے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کا حال آپ ﷺ سے بیان نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بول کر کلام کیا۔ یہ سب رسول خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے تھے تا کہ ان رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسولوں کو بھیجنے کا مقصد بیان کیا گیا ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی لوگوں تک پہنچائیں جس میں خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہوتی ہیں خوشخبری والی باتوں اور ڈرانے والی دونوں باتوں کا تفصیلی ذکر ہوتا ہے تا کہ لوگ خوشخبری والی باتوں پر عمل کر کے جنت حاصل کرسکیں اور ڈرانے والی باتوں سے دور رہیں تا کہ جہنم سے بچ سکیں۔ ان رسولوں کو بھیجنے کا یہی مقصد ہوتا ہے تا کہ لوگ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ حجت یعنی دلیل نہ رکھ سکیں کہ ہم تو بے خبر تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرح آپ ﷺ کی طرف وحی کی گئی اسی طرح دوسرے انبیاء کی طرف وحی کی گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے خود گفتگو کی۔ جس طرح گفتگو کی جاتی ہے یہ سب رسول خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے تھے۔

سورہ شوریٰ آیت 2 پارہ 25

اللہ تعالیٰ جو زبردست حکمت والا ہے۔ آپ ﷺ کی طرف اور آپ سے پہلے رسولوں کی طرف اسی طرح وحی کرتا رہا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں زبردست حکمت والا ہوں۔ کیونکہ ہم نے جس طرح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔ اُسی طرح پہلے رسولوں کو بھی وحی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود کو حکمت والا کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام حکمت والا بھی ہے۔

سورہ حٰم السجدہ آیات 40 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ ہماری آیات سے گمراہی لیتے ہیں۔ وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ بھلا وہ جو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن سے آئیگا۔ تم جو کچھ چاہتے ہو کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے۔ حلانکہ یہ ایک زبردست کتاب ہے۔ جس میں جھوٹ نہ آگے سے داخل ہوسکتا ہے اور نہ پیچھے سے داخل ہوسکتا ہے۔ یہ حکمت والے تعریف والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔ وہ وہی ہے جو پہلے رسولوں سے کہا گیا۔ بیشک آپکا رب معاف کرنے والا ہے۔ ااور دردناک عذاب دینے والا ہے

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ یہ آیات قرآن پاک کی حفاظت کے بارے میں ہے۔ کہ قرآن پاک میں جھوٹ کسی طرح داخل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے کہ یہ حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوا ہے۔ قرآن پاک میں وہی کچھ پایا جاتا ہے۔ جو پہلے رسولوں کو دیا گیا۔ یعنی رسول ﷺ کو وہی کچھ دیا گیا جو پہلے رسولوں کو دیا گیا۔

سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے زمین میں سے معبود بنالیے۔ جو زندہ کرتے ہیں۔ اگر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور معبود ہوتے۔ تو دونوں میں فساد برپا ہوجاتا۔ بس پاک ہے اللہ تعالیٰ۔ جو عرش کا مالک ہے۔ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔ جو وہ کرے۔ اور انہی سے پوچھا جائے گا۔

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو۔ کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔ یہ نصیحت یعنی قرآن اُن کا ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور اُنکی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔ اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف میری غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ یہ قرآن پاک اُن کا ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔ یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔ اور ہر دور میں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہر رسول کے ذریعے دیا گیا۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بناتے ہیں اُن سے پوچھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ کہ جس کو لوگوں نے اپنا معبود بنایا ہے۔ یعنی جس کی غلامی کرتے ہیں۔ وہ اس کے لیے دلیل تو لائیں۔ یہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگون سے کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ سارا قرآن تو اللہ تعالیٰ کو معبود ثابت کرنے کے لیے دلیلیں دیتا ہے۔ سارا قرآن ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتا ہے۔ بلکہ تمام رسولوں نے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔

مگر نام نہاد مفسروں نے یہ طریقہ رسول ﷺ کے خلاف رسول کی اطاعت کی آڑ میں اختیار کر رکھا ہے۔ حالانکہ رسول ﷺ تو صرف ایک اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے۔ لا الہ الا اللہ کا درس دیا۔

حالانکہ رسول ﷺ قرآن پاک میں اپنا سچا بیان دے چکے ہیں۔ کہ میرے اعمال کے بارے میں لوگوں سے نہیں پوچھا جائیگا۔

سورہ سبا آیات 25 پارہ 22

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ تم سے ہمارے جرموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کے بارے میں ہم سے نہیں پوچھا جائے گا۔

خواتین حضرات

یہ نبی ﷺ کا خطاب ہے۔ یہ خطاب وہ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ تم سے ہمارے جرموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کے بارے میں ہم سے نہیں پوچھا جائے گا۔

آپ نے دیکھا کہ ہم سے اس بارے میں نہیں پوچھا جائیگا۔ کہ رسول ﷺ اپنے کام کس طرح کرتے تھے۔ یا ان کے اعمال میں کیا کیا شامل تھا۔ یا نہیں تھا۔ کیوں یہ اعمال کیے بلکہ ہم سے اور رسول ﷺ سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سورہ زخرف۔ آیات 43 تا 44۔ پارہ 25

آپؐ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عن قریب آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ یہ آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے اور جلد ہی یعنی قیامت والے دن سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے بارے میں ہم سے پوچھیں گے۔ اور رسول ﷺ کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھیں گے۔

سورہ احزاب۔ آیات 45 تا 47۔ پارہ 22

اے نبی ہم نے آپ ﷺ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دیجئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت

بڑا فضل ہونے والا ہے ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہونے والا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں۔اس کے علاوہ رسول ﷺ نے کسی اور طرف نہیں بلایا۔

سورہ نساء آیت 64 کا پہلا حصہ پارہ 5

اور ہم تو رسول صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اُس کی اطاعت کی جائے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔اور ہم تو رسول صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اُس کی اطاعت کی جائے۔

اس آیت کی تشریح کرتے ہیں۔

رسول کا مطلب ہے۔پیغام پہنچانے والا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور ہم تو پیغام پہنچانے والا اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ ہماری اجازت سے اُسکی اطاعت کی جائے۔یعنی اس بات کو بھی اجازت یعنی قرآن پاک سے سمجھا جائے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہوگی۔اُس اجازت کے مطابق اطاعت کرنا ہوگی۔ورنہ پھر وہ رسول ﷺ کی اطاعت نہ ہوگی۔

خواتین وحضرات

ہم لوگوں نے صرف اتنا پڑھا۔کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔بس یہ پڑھا اور نعرے لگاتے ہوئے دوڑ لگا دی۔کہ جو بھی رسول کے نام پر کوئی بات کہے۔وہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی اجازت کو قرآن پاک سے سمجھنے کی زحمت ہی نہیں کی۔اس طرح ہرگز کامیابی نہیں مل سکتی۔جب تک اللہ تعالیٰ کے اجازت کے مطابق رسول ﷺ کی اطاعت نہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کھولنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔اور سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے اللہ تعالیٰ کی اجازت دیکھتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔آیت 1 پارہ 13

الف لام را۔یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی میں لائیں اُن کے رب کی اجازت سے۔اس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے زریعے اجازت دی۔کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔اور نہ کسی اور چیز سے اجازت دی

سورہ حٰم السجدہ آیات 41 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ اس نصیحت یعنی قرآن کا کفر کرتے ہیں۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔اس میں جھوٹ نہ آگے سے آسکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے آسکتا ہے۔یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا یعنی جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ پہلی کتابوں میں بھی تھا۔اور اس قرآن میں جھوٹ کسی طرح شامل نہیں ہوسکتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قرآن پاک میں جھوٹ آگے یا پیچھے سے داخل نہیں ہوسکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے۔ کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ داخل کرنے نہیں دیا۔لہٰذا لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں سائیڈوں پر لکھ دیا۔ نیچے لکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کے سچ کے مقابلے میں لوگ اپنے فرقوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اور جو انہیں فرقے والے رسول کے نام پر دیتے ہیں اس کو قبول کرلیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سچ کو رد کر دیا جاتا ہے ۔ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آئے گا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقے کو اپنا خدا بناتے ہیں۔

سورہ سبا آیات 49 تا50 پارہ22

کہہ دو کہ سچ آگیا اور جھوٹ مٹ گیا اور جھوٹ نہ پہلے کچھ پیدا کرتا ہے اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوگیا ہوں۔ تو میری گمراہی کا نقصان مجھ کو ہے۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں۔ تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔ جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے۔ وہ سب سننے والا قریب ہے۔

خواتین وحضرات

گمراہ کا مطلب ہے۔ بے خبر ہونا۔

" سچ یعنی حق اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اور قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کا نام بھی سچ ہے۔ رسول ﷺ اعلان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں سچ آگیا یعنی قرآن آگیا۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں آگئیں۔ اور جھوٹ مٹ گیا۔ اور جھوٹ مٹنے ہی والا ہے۔ کیونکہ جھوٹ خدا نہیں ہے۔ جھوٹ نہ پہلے کچھ پیدا کرسکتا تھا اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ رسول ﷺ کہتے ہیں اگر میں گمراہ ہوگیا ہوں۔ تو میری گمراہی کا نقصان مجھے ہے۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی وجہ وحی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پیدا نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سب جھوٹ ہے۔ قیامت والے دن ہر چیز ختم ہوجائے گی۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے اور جھوٹ کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے۔ جو پیدا کرتا ہے۔ وہی سچ ہے۔

سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ11

جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتیں ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔ اور اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ پھر اس سے زیادہ بڑا ظالم کون ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ کہ مجھے قرآن میں تبدیلی میں کا کوئی حق نہیں ۔ میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کرسکیں کہ پھر ہر فرقے کے مفسر اور عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے۔ اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے۔ ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

سورہ دخان آیت 2 پارہ25

اور واضح کتاب کی قسم۔ یعنی کتاب مبین کی قسم بے شک ہم نے اسے ایک رات میں نازل کیا۔ جو مبارک تھی۔ بیشک ہم ہی خبردار کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ رسول ہی نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کی اجازت سے رسول کرتے ہیں۔ اور اس سارے پروگرام کی تشکیل اللہ تعالیٰ خود کرتے ہیں۔ اس کا ہر طریقہ اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ ہوتا ہے۔

سورہ زخرف۔ آیات 2 تا5۔ پارہ نمبر25

اور واضح کتاب کی قسم یعنی کتاب مبین کی قسم کہ ہم نے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم اسے سمجھو اور یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس بلند مرتبہ ہے۔ اور حکمت

سے بھرا ہوا ہے۔ کیا ہم تم کو نصیحت یعنی کتاب بھیجنا چھوڑ دیں اس وجہ سے کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو عربی میں نازل کرنے کی وجہ بتا رہے ہیں اور ان آیات میں اللہ تعالیٰ قسم بھی اُٹھا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کس بات کے لیے قسم اُٹھا رہے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

کیا اللہ تعالیٰ کا قسم اُٹھانا کوئی معمولی بات ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کے فرقے اگر ایک طرف ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی قسم کے مقابلے میں ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قسم اُٹھا رہے ہیں قرآن پاک کی۔ کہ یہ وضاحت کرنے والی کتاب ہے۔ اس میں ہر بات کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔ تا کہ تم اسے سمجھو۔

اللہ تعالیٰ ایک بات کو بار بار دھراتے ہیں اور مختلف طریقوں سے دہراتے ہیں تا کہ بندہ اچھی طرح سمجھ جائے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ تو قسم اُٹھا رہے ہیں کہ میں نے تو وضاحت کرنے والی کتاب بنائی ہے لوگ اس بات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ کہ نماز کا طریقہ کہاں ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کبھی ہدایت نہیں دے گا۔ یہ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں۔ اور گمراہ ہی مریں گے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے عربی زبان میں یعنی اس قوم کی زبان میں نازل کیا تا کہ لوگ عقل حاصل کر سکیں اور یہ قرآن لوح محفوظ میں اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بلند مرتبہ ہے کیا خواتین وحضرات اتنی گرانقدر کتاب کے ہوتے ہوئے ہم صرف اس لیے ذلیل وخوار ہو رہے ہیں کہ ہم اسے اردو میں نہیں سمجھتے۔ قرآن پاک سے پہلے جتنی بھی کتابیں آئیں ان کا نام بھی نصیحت تھا اور اس قرآن کا نام بھی نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا ہم نصیحت یعنی کتاب اسی لیے بھیجنا چھوڑ دیں کہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔

خواتین وحضرات!

ہمیں اپنی حد میں رہنے کے لیے ضراری ہے کہ ہم قرآن کو اردو میں سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کی نصیحت کے فرمابردار بن جائیں آمین ثم آمین۔ ورنہ ہمارا شمار بھی حد سے نکلنے والے لوگوں میں ہوگا۔

سورہ شعراء۔ آیات 192 تا 199۔ پارہ نمبر 19

اور یقیناً یہ قرآن رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ اسے لے کر امانت دار روح آپ کے دل پر نازل ہوئی ہے۔ تا کہ آپ خبردار کرنے والے ہوں۔ عربی زبان میں ہے۔ جو بالکل صاف اور واضح ہے۔ اور یقیناً یہی قرآن پہلی امتوں کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ کیا ان کے لیے یہ کوئی معجزہ نہیں ہے۔ کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں اور اگر ہم اسے عجمی زبان میں بھی نازل کرتے۔ اور وہ انہیں پڑھ کر سناتا تو بھی یہ اس پر ایمان نہ لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ یہ قرآن عربی زبان میں ہے۔ اور اسے لے کر امانت دار روح نے آپ ﷺ کے دل پر نازل کیا ہے۔ تا کہ آپ ﷺ خبردار کرنے والے ہوں۔

خواتین وحضرات:۔

جب کوئی انسان قرآن پاک کو سچ سمجھنا چاہتا ہے۔ تو یہ قرآن اس کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کے سچ کے ساتھ اپنے دل میں بنے ہوئے پرانے بتو ں کو نہیں توڑتا۔ یعنی جو باتیں بچپن سے اس کے دل میں بیٹھائی گئی ہیں۔ یعنی باپ دادے کے راستے پر چل رہے ہیں۔ اگر قرآن پاک کے سچ کو دل نے نہیں مانا۔ اور وہ اپنی پرانی باتوں پر اڑا رہا۔ تو اس نے قرآن پاک کی باتوں کو سچ نہیں مانا لہذا وہ ایمان والا نہیں ہے اگر کسی نے اپنے دل کے پرانے بتوں کو قرآن پاک کے سچ سے ضائع کر دیا۔ اور قرآن پاک کی باتوں کو مان لیا۔ اور فرمانبردار ہوگیا۔ تو وہ ایمان والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہی قرآن پاک پہلی امتوں کی کتابوں میں موجود تھا یعنی جو کچھ اس قرآن پاک میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئیں۔ جو اُن کتابوں کی تعلیمات تھیں۔ اِس قرآن کی بھی وہی تعلیمات ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

عربی قوم معجزہ مانگتی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے لیے یہ بات معجزہ نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء اس قرآن کو جانتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس بھی کتاب تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں ایسا معجزہ کر بھی دیتا کہ اس قرآن پاک کو عربی کے بجائے کسی اور زبان میں نازل کرتا۔ اور آپ ﷺ اسے پڑھ کر سناتے۔ تو ان

لوگوں کی ہٹ دھرمی اسی طرح رہتی تھی۔ کہ انہوں نے اس کو سچ نہیں ماننا تھا۔

خواتین وحضرات:۔

ایک سوال کا جواب دیں، وہ لوگ تو قرآن پاک کو نہیں ماننے والے تھے تو کیا ہم لوگ جو قرآن پاک سے محبت کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ کیا ہم قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔ کیا اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرتے ہیں ہمارے درمیان کسی قسم کا مسئلہ ہو جائے۔ تو کیا فیصلہ کرنے کے لیے ہم قرآن پاک سے رجوع کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو پھر ہم میں اور ان میں کیا فرق رہ گیا۔ قرآن کو وہ بھی جانتے تھے اور ہم بھی جانتے ہیں عادات ایک سی ہیں۔ صرف زمانے کا فرق ہے۔ وہ بھی فرقوں پر تھے ہم بھی فرقوں پر ہیں۔

سورہ شوریٰ آیات 24 تا25 پارہ 25

کیا لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ تو آپ ﷺ کے دل پر مہر لگا دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ تو جھوٹ کو مٹاتا ہے۔ اور سچ کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔ بے شک وہ دلوں کے حال سے خوب واقف ہے۔ اور وہی تو ہے۔ جو اپنے غلاموں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے ۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے۔ جو ایمان والے ہیں۔ اور صالح اعمال کرتے ہیں۔ اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔ اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے سچ کو ثابت کرتا ہے۔

سورہ نحل آیات 102 تا104 پارہ 14

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اسے جبرائیلؑ نے تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ ان کو ثابت قدم رکھے۔ اور مسلم یعنی فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اسے ایک آدمی سکھاتا ہے۔ اس شخص کی زبان جس کی طرف وہ نسبت کرتے ہیں وہ عجمی ہے اور یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔ بے شک جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جبرائیلؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن پاک سچائی کے ساتھ نازل کیا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کو ثابت قدم یعنی مضبوط رکھے۔ اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

پارٹ نمبر 3

ہرامت رسول کے لائے ہوئے غیب کے علم یعنی پیغام کے ذریعے مسلم بنتی ہے اور ایمان لاتی ہے۔ غیب کے علم میں رسول کو اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

کیا نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست رسول ﷺ کے ذریعے لائے گئے غیب کے علم یعنی قرآن پاک کو مانتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ دین اسلام یا دین مسلم سے کفر کر چکے ہیں۔ اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں وہ تو رسول ﷺ کے روزمرہ معمولات کو دین سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ لوگوں سے رسول ﷺ کے روزمرہ کے معمولات کا حساب لیا جائیگا۔

پورے قرآن پاک میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے۔جس میں یہ لکھا ہو کہ لوگوں سے رسول ﷺ کے اعمال کا حساب لیا جائیگا۔رسولوں کا ہر امت کو یہی جواب ہوتا ہے کہ تمھارے اعمال تمھارے لیے اور ہمارے اعمال ہمارے لیے۔

دراصل ہر رسول کا مقصد اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام یعنی غیب کا علم پہنچانا ہوتا ہے۔جو دنیا کے نام نہاد بنائے ہوئے دینوں کو جھٹلانے کے لیے ہوتا ہے۔یہ دین انسان کی فطرت کے عین مطابق ہوتا ہے۔انسان کو صرف ایک رب کی غلامی کرنا ہوتی ہے۔ایک رب کی غلامی کے ساتھ کسی اور کی غلامی کی اجازت نہیں ہوتی۔

سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔پس وہ اپنے غیب پر کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔تا کہ وہ معلوم کریں کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچادیے ہیں۔اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہے۔اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔تو اس کے آگے اور پیچھے فرشتے لگا دیتے ہیں۔تا کہ فرشتے معلوم کریں کہ رسول نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔جو وحی کا علم ہوتا ہے۔اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔رسول ﷺ نے ہم تک غیب کا علم یعنی وحی کا پیغام پہنچا دیا ہے۔مگر ہم نے اس وحی کو چھوڑ کر اپنی پسند کے فرقے پکڑ لیے۔اور وحی کی الف ب بھی نہیں جانتے۔اور فرقے بنا لیے۔اور نام نہاد مفسر کی باتوں کو وحی کی جگہ دے دی۔اگر رسول کی روزمرہ کی زندگی ہی اصل دین تھا۔تو اللہ تعالیٰ کو رسول کے ساتھ فرشتے لگانے کی کیا ضرورت تھی۔انسان کی ہدایت کی تکمیل کے لیے ہمیشہ رسول اللہ تعالیٰ کی وحی کا پیغام لائے۔پھر جنہوں نے اس کو قبول کیا وہ ایمان والے کہلائے۔مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار کہلائے۔اور جنہوں نے اس کو قبول نہ کیا ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ گیا۔قرآن پاک خالص وحی کی صورت میں موجود ہے۔جسے فرقہ بنانے والوں نے قبول نہیں کیا۔اس طرح یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔اُسی طرح جس طرح لوط کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور باقی سارے کافریعنی نافرمان ثابت ہوئے۔اسی طرح جس طرح لوط کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور باقی سارے کافریعنی نافرمان ثابت ہوئے۔جن پر عذاب آیا

اسی طرح جس طرح نوح کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور باقی سارے کافریعنی نافرمان ثابت ہوئے۔یعنی مختلف فرقوں پر تھے۔ان پر عذاب آیا۔

اسی طرح جس طرح موسیٰ کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے۔اور مسلم بن گئے۔اور باقی سارے کافر ثابت ہوئے۔جن پر عذاب آیا

اسی طرح جس طرح عیسیٰ کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور مسلم بن گئے باقی سارے کافر ثابت ہوئے۔جن پر عذاب آیا۔

سی طرح جس طرح محمد ﷺ کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور مسلم بن گئے۔اور باقی سارے کافر ثابت ہوئے۔جن پر عذاب قیامت تک کے لیے موخر کر دیا گیا ہے اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے بھی فیصلے کے دن تک موخر کر دیا گیا

آپ نے دیکھا

کہ وحی کا علم غیب کا علم ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔اپنے پیغام کے لیے منتخب کرتا ہے۔پھر پیغام پہنچانے والے کے ساتھ فرشتوں کو لگا دیتا ہے تا کہ وہ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا دین پہنچا دیا ہے۔یہ دین غیب کا علم ہوتا ہے۔یہ سچا دین ہوتا ہے۔جیسے قرآن پاک تورات انجیل زبور وغیرہ

اسلام اور ایمان لانے کا طریقہ کے لیے چند مثالیں دوں گی۔باقی پوری تفصیل کیلیے اسلام یا مسلم کسے کہتے ہیں اس کتاب کو دیکھیں۔آپ دیکھیں گے کہ نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست مسلم نہیں ہیں۔اور وہ اسلام نہیں لائے۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا۔پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تو اس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا

ہوں۔ کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔ اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اورتم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے ۔اورہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کررہے ہیں۔ یعنی مسلم بن رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ اورتم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے ۔اورہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ اورہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔ یعنی مسلم کی حالت میں دے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ 11

اور موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔ تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم مسلم ہو۔ یعنی اگر تم فرمابردار رہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰؑ اپنی قوم سے خطاب کررہے ہیں اور فرماتے ہیں۔ اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمابردار رہو۔ یعنی مسلم ہو

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم بناتی ہے۔

سورہ یوسف آیات 101 تا 104 پارہ 13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔ اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔ اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔ تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔ جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔ اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسفؑ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔ تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔ مجھے مسلم کی حالت یعنی اپنی فرمابرداری کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کردے گا اور ان کا حال درست کردے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔ جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ تو آپ ذرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔ کبھی کسی کا نام لیں گے۔ اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔ اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔ کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔ رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دو ٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔ اس کے علاوہ باقی سب فرقہ پرست کافر ہیں۔

سورۃ ال عمران۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔ آپؐ کتاب والوں اور ان پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔ قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔یعنی میں اسلام لایا اور میرے اطاعت گزار بھی اسلام لائے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔فرقہ پرستوں نے تو رسول ﷺ کے دین کو قبول ہی نہیں کیا۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر لوگ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار بن کر رہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہو گی یہ وہ لوگ ہیں۔جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔یعنی اطاعت وفرمابرداری کا ایک ہی مطلب ہے۔

آئیں خواتین وحضرات قرآن پاک جس میں رسول ﷺ کو اپنی طرف سے بات شامل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کا قرآن پاک اور رسول ﷺ سے سلوک دیکھتے ہیں۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اوور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔تو کیا تم اس

کواور اسکی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ شیطان نے میری بات نہ مان کر نافرمانی کی۔ تم ایسے نافرمانوں کو میرے علاوہ ولی نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جو قرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔ یہ لوگ ظالم ہیں۔ اور ہمارے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔ یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنا لیے تو مسلم نہ رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ یعنی کافر بن گئے۔ یعنی نافرمان بن گئے۔ جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔ دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔ فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔ قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔ نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔ اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹ ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔ کہ مجھ سے ڈرنا۔ اور میرا فرمابردار رہنا۔ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔ نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت کرتے رہیں۔ تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ فرقان۔ آیت 30 تا 31۔ پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔ یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔ جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ یہ گواہی رسول ﷺ مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔ جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات!

مختلف قسم کے دشمن ہوتے ہیں۔ اور جو رسول کے دشمن ہوتے ہیں۔ وہ مجرموں میں چنے ہوئے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ زاتی دشمنی نہیں ہوتی۔ زاتی دشمنی تو معاشرے کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نیچا دکھانا ہوتا ہے

لوگوں کی گمراہی کا یہ حال ہے۔ کہ اب وہ سرعام کہنے لگے ہیں۔ کہ رسول ﷺ زمین اور آسمان کے مالک ہیں۔ ان کے کہنے سے ملکیت بدل تو نہیں جائے گی۔ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام سے دشمنی کر رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پورے قرآن پاک میں کہتے ہیں۔ کہ زمین اور آسمانوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔

سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔ جنہوں نے ان کے لیے دین کی ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان کے

درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔آپ ظالموں کو دیکھیں گے۔کہ وہ اس سے ڈرتے ہوں گے۔جوانہوں نے کمایا اور وہ ان پر پڑنے والا ہے۔اور و لوگ جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے۔جو وہ چاہیں گے وہ ان کو رب کے پاس ملے گا۔یہی بہت بڑا فضل ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ظالموں کی بات کر رہے ہیں۔یعنی فرقے بنانے والوں کی بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ کیا فرقہ پرستوں کے کچھ شریک ہیں۔جنہوں نے ان کے لیے دین کا ایسا طریقہ مقرر کر دیا ہے۔جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔آپ ظالموں کو دیکھیں گے۔کہ وہ اس سے ڈرتے ہوں گے۔جوانہوں نے کمایا اور وہ ان پر پڑنے والا ہے۔اور و لوگ جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کرتے رہے یہی صالح اعمال ہیں۔وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے۔جو وہ چاہیں گے وہ ان کو رب کے پاس ملے گا۔یہی بہت بڑا فضل ہے۔

خواتین حضرات

ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے ذریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔تو اب تک فیصلہ ہو جاتا تھا۔بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ہر فرقے نے اپنے نام نہاد مفسر کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں لا کھڑا کیا ہے اور کوئی بھی اس بات میں غور نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اجازت بھی دی ہے کہ نہیں۔رسول ﷺ نے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا اُس میں یہ اجازت ہے بھی کہ نہیں۔اگر ایک فیصلے کے دن کی بات اللہ تعالیٰ نے کی نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔

سورہ ابراہیم۔آیات 30 تا 31۔پارہ 13

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا۔وہ جہنم میں داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔آپ ﷺ کہہ دیں میرے غلاموں سے جو ایمان لائے ہیں۔کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں چھپا کر اور ظاہری طور پر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں سے بات کر رہا ہے یعنی کفر کرنے والے مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں سے اور ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرقہ پرستوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں۔ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

پھر رسول ﷺ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اسکی اطاعت کرنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔کہ جو ایمان لاتے ہیں یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ نماز قائم کریں اور ظاہری طور پر اور چھپ کر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کریں۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

ان آیات میں کافر یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

سورہ الحاقہ آیات 43 تا 48 پارہ 29

اور یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔اور اگر وہ کوئی بات خود سے بنا کر ہمارے ذمہ لگاتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔اور بیشک یہ تو پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔اور بلاشبہ یہ کافروں کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔اور بے شک یہ قرآن تو یقینی سچائی ہے۔پس آپ ﷺ اپنے رب کی تسبیح کرتے رہیے۔جو بڑی عظمت والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو قرآن کے ساتھ اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہ تھی۔پھر ان فرقہ پرستوں کو کس نے اجازت دی۔کہ قرآن کیساتھ اپنے نام نہاد مفسروں کی

باتوں کو برابر کیا جائے۔اور اُسے دین بنا لیا جائے۔اور فرقہ پرست خدا بن کر لوگوں کے بارے میں غلط ملط فتوے دیتے رہیں۔اور خود قرآن پاک کے سخت نافرمان ہوں۔اور قرآن کی الف ب سے ناواقف ہوں۔اور قیامت والے دن رسول ان کیخلاف گواہ ہوں گے۔یہ ہے فرقہ پرستوں کا اصل چہرہ۔۔۔ جنہوں نے اپنے فرقے کو قرآن سے بڑا اونچا کر دیا ہے۔اور قرآن پاک یعنی جو پیغام رسول ﷺ لائے تھے اُس کو بغیر سمجھے عربی میں رٹا جا رہا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 73 تا75 پارہ15

جو وحی ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے بہکا دیں۔تاکہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔اور اس صورت میں تمھیں وہ دوست بنا لیتے۔اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔یقیناً قریب تھا۔کہ آپ ﷺ ضرور اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اور موت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔پھر آپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

خواتین وحضرات۔

لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔تو ہمیں بھی وحی کے علاوہ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن جائے گی۔

سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ11

جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتیں ہیں۔تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔اور اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔پھر اس سے زیادہ بڑا ظالم کون ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔کہ مجھے قرآن میں تبدیلی میں کا کوئی حق نہیں ۔میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کر سکیں کہ پھر ہر فرقے کے مفسر اور عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑے میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے۔اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے۔ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

سورہ جن آیات26 تا28 پارہ29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔تاکہ وہ معلوم کریں۔کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔اور جو ان کے پاس ہے۔ اس کے احاطہ علم میں ہے۔اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات۔

تمام دنیا میں اس بات کے لیے جھگڑا ہوتا ہے۔کہ درست دین کون سا ہے۔یہ ایک غیب کا علم ہے۔کہ درست دین کون سا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں میں سے جسے چاہتے ہیں۔یہ علم اُسے دیتے ہیں۔یہ آیات اسی بارے میں ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔یعنی کسی پیغام پہنچانے والے کو غیب کا علم دیتے ہیں۔ تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتے ہیں۔تاکہ محافظ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔جو وحی کا علم ہوتا ہے۔اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔جو رسولوں کے پاس ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہوتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اسے گن کر رکھا ہوتا ہے۔

سورہ نساء آیات 13 تا 14 پارہ 4

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہہ رہے ہیں اور جو قرآن پاک کی حدوں سے نکلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نافرمان بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا پیغام تھا اس پیغام پر آپ ﷺ نے بھی عمل کیا اور ہم تک پہنچایا آپ ﷺ کی زبان سے ادا ہوا۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے تو یہ پیغام ہمیں آپ ﷺ نے سنایا انہوں نے بھی فرمایا قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے دونوں کے الفاظ ایک ہیں پورا قرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول یعنی **پیغام پہنچانے والے** کے ذریعے ہم تک پہنچایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ کی آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں ۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ یعنی پیغام پہنچانے والے کا کلام ہے۔

اب اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔ یعنی قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول پر عمل کرنے والا انسان قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والا ہے۔ اور قرآن پاک کی حدوں سے نکلنے والا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا نافرمان ہے۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

" آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔ تو اُس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آ چکی ہیں۔ یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔ کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اُن کی توبہ ہر گز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور

اسی حالت میں مر گئے ۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں ۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں ۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں ۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی ۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے ۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی ۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۔بے بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ۔اُن کی توبہ ہر گز قبول نہیں کی جائے گی ۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے ۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں ۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں ۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں ۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی ۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے ۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی ۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہر گز قبول نہیں کی جائے گی ۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مر گئے ۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا ۔یہی لوگ ہیں ۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں ۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں ۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے ۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے ۔یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے ۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے ۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں ۔اور کافر بن جاتے ہیں ۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا ۔وہ بھی کافر ہوگا ۔اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا ۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

سورہ ال عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ (قرآن) تمھارے رب کی طرف سچ ہے ۔پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں ۔پس آپ کے پاس علم آ جانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں ۔تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں ۔تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ۔ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں ۔تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ۔اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو ۔پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں ۔اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ۔بے شک یہی بیان سچا ہے ۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے ۔پھر اگر وہ پھر جائیں ۔تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے ۔کہہ دو اے کتاب والو ۔ایک بات کی طرف آؤ ۔جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے ۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی

غلامی نہ کریں۔اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹہرائیں۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو کہہ دیں۔کہ گواہ رہو۔کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنالیتے ہیں۔رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام ااور گواہی موجود ہے۔کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ہماری بدقسمتی ہے۔کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔اگر کتاب والا سمجھتے۔تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

احاطہ کتاب

پورے قرآن پاک میں مجھے صرف ایک آیت ایسی ملی ہے۔ایک ایسا انسان جس کو سفارش کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔آئیں قرآن پاک سے اس اکلوتی آیت کو دیکھتے ہیں۔وہ انسان کس قسم کا انسان ہوگا۔

سورہ ہود آیت 49 پارہ 12

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اس سے پہلے نہ آپ ان کو جانتے تھے۔اور نہ آپ کی قوم۔بس صبر کرو۔بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھا انجام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اس سے پہلے نہ آپ ﷺ ان کو جانتے تھے۔اور نہ آپ کی قوم۔بس صبر کرو۔بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھا انجام ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی باتیں غیب کی خبریں ہیں۔

سورہ زخرف۔آیت 86۔پارہ 25

اور جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں۔وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے۔البتہ جس نے سچ یعنی قرآن پاک کی گواہی دی ہو اور وہ علم بھی رکھتا ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن صرف قرآن پاک کی گواہی دینے والا اور اس کا علم رکھنے والا صرف سفارش کر سکے گا۔یہ ہے میرٹ۔یہ ہے سند۔قرآن پاک کا علم حاصل کرنا اور اس کے سچ کی گواہی دینا۔اور جن کو یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے۔

سچ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اور قرآن پاک سے آنے والی پہلی کتابوں کے بھی نام سچ تھا۔

اور اللہ تعالیٰ صفاتی نام حق یعنی سچ ہے۔

سورہ انعام آیات 93 تا 94 پارہ 8

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔اور جس نے کہا۔کہ میں بھی اس جیسا کلام پیش کر سکتا ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔اور کاش آپ دیکھیں۔کہ جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔نکالو اپنی جانیں۔آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔جو تم کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ۔اور اس کی آیات کے بارے میں تکبر کرتے تھے۔اور ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آگئے۔جیسا کہ پہلی بار ہم نے

تمھیں پیدا کیا تھا۔اورتمھارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے۔جنہیں تم خیال کرتے تھے۔کہ وہ تمھارے درمیان شریک ہیں۔بیشک تمھارے آپس کے تعلقات ٹوٹ گئے۔جو تم خیال کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے قرآن پاک سے تین ایک جیسے ظالموں کو دیکھا۔پہلا وہ ہے جواللہ تعالیٰ پرجھوٹ بناتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے۔کہ اُس پروحی نازل ہوتی ہے۔حالانکہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔تیسرا کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرح کلام پیش کرسکتا ہے۔یعنی قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرے۔تو وہ ایسے ظالم ہیں۔کہ اُن پرموت سے پہلے ہی تکالیف کا آغاذ شروع ہوجاتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو مندرجہ زیل مثال سے واضح کرنا چاہتی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ایسا خیال کریں کہ تین مرد ہیں۔تینوں مردوں کے پاس ایک ایک کتاب ہے۔پہلا اپنی کتاب پیش کرتا ہے۔جس میں اس نے اللہ تعالیٰ پرجھوٹ بنائے ہیں یعنی وہ باتیں قرآن پاک میں موجود نہیں ہوتی۔مگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لگاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔دوسرا مرد بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے۔کہ یہ میرے اوپروحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ اُس پرکوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔تیسرا انسان کوئی فرقہ پرست ہے۔وہ بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے۔اُس پراُس کے فرقے کی حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔وہ کہتا ہے۔کہ یہ قرآن پاک کے برابر ہے۔یہ تینوں ایک جیسے گناہ میں مبتلا ہیں۔یہ تینوں ایک جیسے ظالم ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔کہ تمام انسان اورجن ملکر قرآن پاک کی طرح کلام نہیں بنا سکتے۔اب جو لوگ اس طرح کی بات کریں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں۔کہ ان کے پاس کوئی قرآن کی طرح کی چیز موجود ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ تینوں نے ایک جیسی چیزیں ایجاد کیں۔جو قرآن پاک کے برابر سمجھیں گئیں۔اب مرتے ہی ان کا حشر شروع ہونے والا ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے۔کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو نظرانداز کردیا ہے۔اور قرآن پاک کی جگہ یا اسکے برابر اپنے فرقوں کو کرلیا ہے۔یا قرآن پاک سے بھی بڑھا دیا ہے۔نعوز باللہ میں نے خود ایک عالم کو یہ کہتے سُنا۔کہ ہم بخاری شریف کو قرآن پاک پرترجیح دیتے ہیں۔ایسے فرقہ پرست نام نہاد عالم ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ہر فرقے والے اپنی حدیثوں کو ٹھیک اور دوسروں کی حدیثوں کو ناقبل عمل سمجھتے ہیں۔بلکہ کافر سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تمام فرقہ پرستوں کے نام قرآن پاک میں پیغام موجود ہے۔جو لوگ بھی حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔وہ ظالم ہیں۔اور مرنے سے پہلے ہی ان پرعذاب شروع ہوجائیگا۔ایسے فرقہ پرست کی کوئی حیثیت نہیں۔اوران کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔اور گروہ بن گئے ہیں۔آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔بیشک ان کا معاملہ اللہ کا ہے۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کیونکہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔قرآن کا فیصلہ کیا ہے۔آئیں

دیکھتے ہیں۔

سورہ سجدہ آیت 22 پارہ 21

اوراُس سے بڑا ظالم کون ہے۔جسے اس کے رب کی آیات کے زریعے نصیحت کی جائے۔پھر وہ اُس سے منہ موڑلے۔ہم ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔